Scanned by CamScanner

نام کتاب : پیچ و خم

فکر سخن : رستم سالف البنارسی

کتابت : مسعود اعجازی اورنگ آبادی

ڈیزائننگ : مسعود اعجازی اورنگ آبادی

سن اشاعت : ٦ جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ ہجری
: 24 فروری 2018ء عیسوی

ناشر : اعجازی لائبریری
: ٹیلیگرام چینل و واٹسپ گروپ

رابطہ : + 91 7052891452

رابطہ : +91 7387127358

اعجازی لائبریری ٹیلیگرام چینل لنک
https://t.me/joinchat/AAAAAEyhJhVWyIFwXt2YrQ

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محب محترم فاضل نوجوان جناب رستم صاحب ندوی کی شعر وشاعری کا ایک مختصر سا رسالہ دیکھنے کی توفیق ہوئی میں نے سرسری طور پر مطالعہ کیا ہے اور یہ نتیجہ اخذ کیا کہ

ہوں حوصلے بلند تو سماں میں ہیں کمند

جیسا کہ معلوم ہے کہ کسی بھی زبان کی نشر و اشاعت اور اپنے مافی الضمیر کو اداء کرنے کیلیے دو چیزیں بنیاد، اصل، محور، مرکز، ہوتیں ہیں ایک نشر دوسرا نظم، ٹھیک اسی طرح اردو زبان میں بھی ہے

اور اسلام کی خدمت بھی نشر و نظم کی گئی

جہاں اسلام کی خدمت نشر میں

نجاشی کے سامنے جعفر ابن طیارؓ نے کی تو دوسری طرف نظم میں شاعر رسول حسان بن ثابتؓ نے، اور موصوف تو اچھے باصلاحیت عالم کیساتھ شاعری سے بھی خاصی دلچسپی رکھتے ہیں اور انکا قلم ایک کامیاب قلم ہے اگر موصوف اسی طرح کام میں لگے رہے تو ان شاءاللہ کامیاب شاعر اور محرر بھی ہوجائینگے،

ابھی تو موصوف کی یہ مختصر سی ایک کاوش ہے مگر مجھے امید ہے کہ اپنی محنت و لگن سے اسکو مزید چار چاند لگائینگے اور اسلام کیلیے ڈھال اور باطل کیلیے تلوار بنیں گے،اخیر میں موصوف سے یہی کہوں گا کہ

چراغِ فکر جو تم اپنا جلائے رکھو

مرا یقیں ہے تخیل میں روشنی ہوگی

آمین بحق رب العالمین بجاہ سید المرسلین

العبد الضعیف ریحان ندوی

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوجوان عالم دین جناب رستم سالف البنارسی صاحب کے چند کلام پڑھنے کا موقع ملا محسوس ہوا کہ موصوف خوش فکر شاعر ہیں اللہ رب العزت نے موصوف کو علم دین کے ساتھ ساتھ شاعری کے فن سے بھی دلچسپی عطاء کی ہے

امید ہے کہ موصوف اگر اسی طرح اپنے فن میں جمے رہیں تو کامیاب شاعر بن سکتے ہیں

اللہ رب العزت سے دعا ہیں کہ موصوف کو مزید ترقیات سے نوازیں۔۔۔ آمین یارب العالمین

العبد مسعود اعجازی اورنگ آبادی

Scanned by CamScanner

عرضِ حال

بہت دنوں سے یہ آرزو و تمنا تھی کہ شعر و شاعری کی دنیاں میں قدم رکھا جائے،کیونکہ جب میں نے مشہور و معروف اور فنِ شاعری میں اپنا لوہا منوانے والے شعراء خصوصا اقبالؔ کی شاعری کو پڑھا اور کچھ حفظ بھی کئے تو اس نتیجہ پر پہونچا کہ اگر کوئی فردِ بشر مختصر الفاظ کے ساتھ معانی و مفاہیم کی بہتات چاہتا ہے تو اسکے لئے شاعری سب سے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوگی۔۔

مزید برآں ہمارے بڑوں کا دستِ شفقت،انکی رہنمائی،والدین کی دعاؤں،رفقاء کے اصرار و ہمت افزائی کا ثمرہ ہے۔۔

قارئین ! ہیچ و خم کا یہ مختصر سا رسالہ آپ کے سامنے ہے﴿اِن شاء اللہ مزید اس میں اضافہ بھی کیا جائیگا﴾، ممکن ہے بعض مقامات پر کچھ غلطیاں اور خامیاں رہ گئیں ہو آپ سے عاجزانہ درخواست ہیکہ ﴿الانسان مرکب من الخطاِ و النسیان﴾ کے تحت بندہ کو معاف فرمائیں گے اور خامیوں پر ضرور مطلع فرمائیں گے۔۔۔

دعاؤں کا طالب

ناچیز

رستم سالفؔ البنارسی

Scanned by CamScanner

مناجاتِ خداوندی

ہم پر ستم ہوا ہے ہر بار میرے مولی
نظرِ کرم ہوے تیرا اک بار میرے مولی

قہاریت پہ تیری رحمانیت ہے غالب
دے ہمکو رحمتوں کے امبار میرے مولی

تیرے در کو ہم نے چھوڑا گئے دوسروں کے در پر
ہم ہوگئے ہیں تجھ سے بیزار میرے مولی

میرے والدین پہ کر رحم و کرم کی بارش
انکو بھی تو دکھادے اپنا دیار مولی

شہِ دوجہاں کے صدقے ر ستم سے ہوجا راضی
ہو زندگی بھی اسکی تجھ پہ نثار مولی

Scanned by CamScanner

نعتِ نبی ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

اے رب کے فرستادہ قدرت کی عطا تم ہو
ہر دل کی تمنا ہو ہر لب کی دعا تم ہو

سوکھی ہیں سبھی کھیتی سر رشتہ نہیں کوئی
میری کشتِ ویراں کی اب کالی گھٹا تم ہو

صد چاک ہوا ہے دل دنیاں کی جفاؤں سے
اب تم ہی سہارا ہو دکھے دل کی دوا تم ہو

رستم کو بھی اے آقا الجھائے ہیں بام و در
عصیاں کی تپش میں ہے اب اسکی رجا تم ہو

Scanned by CamScanner

نعتِ نبی ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

ہجرِ نبی ہم سہ نہ پائیں الفت ہی کچھ ایسی ہے
شہرِ مدینہ کیسے جائیں غربت ہی کچھ ایسی ہے

حسنِ یوسفؑ بھی شرمائے رخِ زیبا کی رنگت پر
چاند بھی دیکھ کے چہرہ چھپائے صورت ہی کچھ ایسی ہے

چوٹ بھی کھائے گالی بھی سن کر زخم چھپائے پیارے نبی
دعوتِ دیں سب کو پہونچائے شفقت ہی کچھ ایسی ہے

سبّ و شتم اور زخم دیئے جو دعوتِ حق کے بدلے میں
انکو نبی نے دیں ہے دعائیں رحمت ہی کچھ ایسی ہے

قتل کی خاطر گھر سے جو نکلے پڑ گئی ان پہ نظرِ کرم
بولے عمرؓ اب کلمہ پڑھاؤ ساعت ہی کچھ ایسی ہے

الجھ گیا کیوں تو بھی رستمؔ دنیا کی رنگینی میں
جا نہ سکا تو شہرِ مدینہ قسمت ہی کچھ ایسی ہے

Scanned by CamScanner

نظم

نہ عرب چاہیئے نہ عجم چاہیئے
دین اسلام کا دم خم چاہیئے

اے خدا کفر سے یہ جہاں بھر گیا
دہر میں دین کا اب علم چاہیئے

جنگ ہو جب کبھی دشمن دین سے
جو نہ پیچھے ہٹے وہ قدم چاہیئے

ظالموں، جابروں کی کمر توڑ دے
میری ہر دعاؤں میں ایسا دم چاہیئے

یا خدا! آئے رستم کو جب بھی اجل
لب پہ نعتِ شاہِ امم چاہیے

Scanned by CamScanner

ایک پیغام جوانوں کے نام

جو کر پائے نہ کوئی آج تم وہ کر کے دکھلاؤ
گھٹا بن کر زمیں کی کھیتیاں سیراب کر جاؤ

اٹھا کر ہاتھ میں قرآن و الا اللہ کا پرچم
جو راہِ حق سے بھٹکے ہیں انہیں تم راہ دکھلاؤ

سیادت اور قیادت چاہتے ہو گر زمانے میں
علیؓ سا علم حاصل کر عمرؓ کا عدل اپناؤ

یہاں کی اور وہاں کی بھی سعادت تمکو حصل ہے
نبیؐ کی پیاری سنت پر عمل پیرا جو ہو جاؤ

جھکاتے ہیں سروں کو جو سبھوں کے در پہ اے رستمؔ
خدارا! ایک در پہ تم انہیں جھکنا سکھا جاؤ

Scanned by CamScanner

خدا خیر کرے

ہر طرف ہے ظلم کی پھیلی وبا، بھر گئی ہے شر سے یہ جوّ و فضا
اصفیا، ابرار ہیں روپوش سب، اشقیا، اشرار ہیں اب مقتدا

خدا خیر کرے، خدا خیر کرے

سج رہی ہے محفلِ رقص و سرود، رب ہمارا ہو گیا ہم سے خفا
عدل کے انصاف کے پیکر تھے جو، کر رہے ہیں آج وہ کارِ جفا

خدا خیر کرے، خدا خیر کرے

کون ہے؟ جو سن سکے نالہ و غم، آرہی ہے آج یہ آہ و بکا
چھوڑ کر قولِ خدا قولِ نبیؐ، بن گئے ہیں آج سب عبد الھویٰ

خدا خیر کرے، خدا خیر کرے

صد بلندی پر ہو گر مؤمن ہو تم، خود خدا نے ہے یہی اعلاں کیا
سربکف ہوں دہر میں مسلم جواں، ہر گھڑی رستم کی ہے اب یہ دعا

خدا خیر کرے، خدا خیر کرے

Scanned by CamScanner

حالات حاضرہ پر اک نظر

مسلمانوں کو اب اس دور میں بیدار ہونا چاہیئے
سروں پر عظمت و رفعت کی اب دستار ہونا چاہیئے

جو عزت کے لٹیرے ہیں دوبارہ جنم نہ لیں گے
کرے جو حد کو نافذ بس ایسا سردار ہونا چاہیئے

شریعت کو بدلنے کی کرے جرءت جو گر کوئی
ہمیں پھر اسکے حق میں خنجر و تلوار ہونا چاہیئے

قلوبِ قاسیہ رکھتے ہیں جو اسلام لے آئیں
جو کردے پتھروں کو موم وہ کردار ہونا چاہیئے

بغاوت جو کرے اللہ کے حکموں سے ائے رستمؔ
مٹانے کیلئے ہمدم اسے تیار ہونا چاہیئے

Scanned by CamScanner

فکرِ آخرت

نہ بھلائی کام آئی نہ صفائی کام آئی
یہ جہاں ہے بے مروت یہاں پر ہے بیوفائی

یاں لڑ رہے ہیں کیسے آپس میں بھائی
یارو ! مجھے بتاؤ کیسی ہے یہ لڑائی

محبوب تجھکو دنیاں دل میں اسے بسایا
غافل ہے کیوں اجل سے تیرے حق میں ہے جدائی

دارا ہو یا سکندر بنے لقمۂ اجل سب
یہ جہاں کی واہ واہی نہیں انکے کام آئی

عمرِ تمام گزری اوروں کی چاکری
لازم ہے تجھ پہ رستم شہِ دیں کی اب گدائی

Scanned by CamScanner

جناب ؟

دل میں خدا کا خوف بٹھاؤ گے کب جناب !
ایمان اور یقیں کو بناؤ گے کب جناب !

مہمیز اپنے دل کو لگاؤ گے کب جناب !
امن و اماں کی شمع جلاؤ گے کب جناب !

باطل بنا رہا ہے عرب میں بھی بت کدے
تم اپنی مسجدوں کو بناؤ گے کب جناب !

معبد میں جو پڑا ہے وہاں ملبئہ بتاں
اس ملبئہ بتاں کو ہٹاؤ گے کب جناب !

مسجد کا انہدام۔۔۔۔۔۔زمانہ گزر گیا
تم حق کا فیصلہ بھی سناؤ گے کب جناب !

مجرم ہیں کل کے جتنے سبھی ہیں وہ شادماں
انکو سبیلِ قید دکھاؤ گے کب جناب !

Scanned by CamScanner

نظم

اۓ میرے نفس تو سروری چھوڑ دے
کر فقیری یہاں خسروی چھوڑ دے

محفلِ ناز میں گر ہوں زہرہ جبیں
ایسی محفل میں تو حاضری چھوڑ دے

خدمتِ دین اور فکرِ محشر کی کر
اہلِ دنیاں کی اب چاکری چھوڑ دے

گلشنِ دین کے پھول کھِل جائیں گے
نہجِ اسلاف سے بے رخی چھوڑ دے

عزت و کامیابی ملے گی تجھے
اپنے اغیار کی رہ روی چھوڑ دے

چھوڑ سکتا ہے رستمؔ دولتیں
کیوں بھلا دولتِ یاوری چھوڑ دے

Scanned by CamScanner

سالِ نو؟

اے نئے سال تیرا گیت میں گاؤں کیونکر
تیرا نغمہ میں زمانہ کو سناؤں کیونکر

یوں تو آنے کو تو ہر سال چلا آتا ہے، عمرِ انساں سے تو اک سال چرا جاتا ہے
روحِ انساں کو ذرا دیر کی خوشیاں دیکر، قربتِ گور کو کس طرح بڑھا جاتا ہے

تیری آمد پہ بھلا جشن مناؤں کیونکر
اے نئے سال تیرا گیت میں گاؤں کیونکر

عمر گھٹنے پہ یہاں جشن مناتے کیوں ہو؟، قبر میں روحِ پیمبر کو ستاتے کیوں ہو؟
قومِ مسلم کے جوانو! یہ بتاؤ تو سہی، اپنی عقبیٰ کو سزایاب بناتے کیوں ہو؟

عاقبت اپنی بھلا ایسی بناؤں کیونکر
اے نئے سال تیرا گیت میں گاؤں کیونکر

جس نے اس رسم کی دنیاں میں حمایت کی ہے، نہجِ اسلاف سے ہٹنے کی حماقت کی ہے
دشمنِ دین سے وہ کرکے شباہت رستم، انکے زمرے میں پہونچنے کی جسارت کی ہے

پھر میں اغیار کے پرچم کو اٹھاؤں کیونکر
اے نئے سال تیرا گیت میں گاؤں کیونکر

Scanned by CamScanner

یہ ملک ہے ہمارا

یہ ملک ہے ہمارا یہ ملک ہے ہمارا
خونِ جگر سے ہم نے گلشن کو ہے سنوارا

اس سرزمیں سے پہونچی میرِ عرب کو خشبو
فرمانِ مصطفیٰؐ سے ملتا ہے یہ اشارا

نفرت کی بیج جو بھی بوتے ہیں اس زمیں پر
تم پاک کردو ان سے یہ ملک سارا سارا

دستورِ ہند جو ہے اسکا نفاذ کردو
امن و اماں بھی ہوگا اور ہوگا بھائی چارا

اس ملک کی بقا بھی ہم سے ہے آج رستم
مسلم سے یہ جہاں ہے ایمان ہے ہمارا

Scanned by CamScanner

غزل

اپنے دل کا یہ تازیانہ ہے
ساری دنیا کا جو فسانہ ہے

جو بھی معیار سے اتر جائے
اسکو اک دن اجڑ ہی جانا ہے

سب کو تو وہ رلائے پھرتے تھے
اب انہیں بھی ذرا رلانا ہے

وعدۂ وصل کب وہ سمجھیں گے
انہیں تو صرف آزمانا ہے

حالِ دل جب سناتا ہوں انکو
وہ یہ کہتے ہیں سب فسانہ ہے

بن گیا ہے یہ مشغلہ ان کا
وعدہ کرنا ہے بھول جانا ہے

ختم ہو جائیں گی سبھی خوشیاں
انکو ایسا سبق سکھانا ہے

رستم اب خونِ دل کی چھینٹوں سے
اپنے دامن کو بھی بچانا ہے

Scanned by CamScanner

غزل

بھولنا گر ہو بھول جاؤنا
اس طرح مجھکو آزماؤنا

جلوئہ حسن تم دکھاؤ نا
اپنی پلکیں ذرا جھکاؤ نا

سارے شکوے گلے بھلا کرتم
پیار کے گیت اب سناؤ نا

شدتِ شوق ہوگیا ہے سوا
پاس اپنے ذرا بلاؤ نا

پیار میں پھر ہما شما کرکے
دل کی دھڑکن کو تم جگاؤنا

پھونک کر میکدے سبھی رستمؔ
عشق کا جام تم پلاؤ نا

Scanned by CamScanner

غزل

غم ہیں ہزار لیکن انکو چھپا رہے ہیں
تیری اک ہنسی کی خاطر ہم مسکرا رہے ہیں

غم کی اندھیریوں میں ماہِ تمام ہو تم
ماہِ جبیں سے تیرے سب راہ پا رہے ہیں

سنِ شعور کو بھی پہونچے نہیں ابھی وہ
پھر بھی نہ جانے کتنے دل کو لبھا رہے ہیں

کچھ لوگ ہیں کہ مجھکو تیری حضور گی میں
تری واہ وا کی خاطر مجرم بنا رہے ہیں

بانگِ درا کو سن کر ہم چل پڑے ہیں رستم
محسوس ہو رہا ہے کہ اجل کو جا رہے ہیں

Scanned by CamScanner

غزل

غمِ عشق کی بارش میں برسات تمہیں تو ہو
عشاقِ زمانہ کے جذبات تمہیں تو ہو

یہ بات حقیقت ہے مدہوشی کے عالم میں
ہو لفظ ادا جو بھی پر بات تمہیں تو ہو

الزام زمانے کا؟ پرواہ نہیں مجھکو
اب میرے خیالوں میں دن رات تمہیں تو ہو

الفت ہے اگر تم سے شکوہ بھی تمہیں سے ہے
دکھ درد کے گیتوں میں نغمات تمہیں تو ہو

یہ عشق و محبت کی پرواز ہے جو رستم
الفاظ تمہیں سے ہیں حرکات تمہیں تو ہو

Scanned by CamScanner

غزل

شکستہ دل پہ تیرا مسکرانا
بھلا نہ پائے گا تجھکو زمانہ

اگر تم ہو خفا، مجھکو گلہ کیا؟
مجھے آتا نہیں سب کو منانا

مری میت پہ آئے گر تو ظالم!
ذرا آنسو بہا کر چھوڑ جانا

یہ لے میں نے تمہیں دے دی اجازت
مرے مرقد پہ تم خوشیاں منانا

پھلو پھولو! یہ رستم کی دعا ہے
مگر نہ پھر کسی سے دل لگانا

Scanned by CamScanner

غزل

جو کر رہے ہیں ہم وہ کارِ جفا نہیں ہے
یہ عشق وہ مرض ہے جسکی دوا نہیں ہے

یہ بات ہے حقیقت تو مان یا نہ مانے، مرے درد و کلفتوں کو تو جان یا نہ جانے

مرا اس جہاں میں کوئی تیرے سوا نہیں ہے
جو کر رہے ہیں ہم وہ کارِ جفا نہیں ہے

شب و روز دل دکھانا یہی انکا مشغلہ ہے، غمِ ہجر میں تڑپنا بس انکا مسخرہ ہے

وعدے ہزار لیکن وعدہ وفا نہیں ہے
جو کر رہے ہم وہ کارِ جفا نہیں ہے

کبھی ڈانٹنا جھڑکنا اور انکا روٹھ جانا، ہونٹوں پہ وہ تبسم اور دل کا ٹوٹ جانا

یہ بھی اک ادا ہے شاید وہ مجھ سے خفا نہیں ہے
جو کر رہے ہیں ہم وہ کارِ جفا نہیں ہے

یہ زمیں بدل گئی ہے وہ سماں بدل گیا ہے، یہ بات بھی عیاں ہے کہ جہاں بدل گیا ہے

رستم یہ جان لے تو یاں کوئی ترا نہیں ہے

Scanned by CamScanner

غزل

ترے نازک لبوں پر عشق کا پیغام کیونکر ہو
جو طالب ہیں ترے انکی طرف اقدام کیونکر ہو

وفا کا پیرہن پہنے ہوئے ہو، ہے عیاں سب پر
بھلا اہلِ وفا میں بے وفا کا نام کیونکر ہو

خمارِ عشق یہ تیرا مجازی ہے ابھی شاید
بتا تو ہی مجازی عشق میں آرام کیونکر ہو

جبیں سائی کی مجھ سے گماں رکھتے ہو گر رکھو
مگر میرے خیالوں میں خیالِ خام کیونکر ہو

تمنا ہے فقط زہرہ جبیں سے ہمکلامی کی
جمال و حسن میں رستم بھلا بدنام کیونکر ہو

Scanned by CamScanner

غزل

میں نے تمہیں چاہا ہے
میں نے تمہیں چاہا ہے

تکلیف میں کلفت میں، پردیس میں غربت میں
رنجش میں و الفت میں، اور قربت و فرقت میں

میں نے تمہیں چاہا ہے
میں نے تمہیں چاہا ہے

لیلیٰ کی اداؤں میں، مجنوں کی وفاؤں میں
طوفاں میں ہواؤں میں، اور دھوپ میں چھاؤں میں

میں نے تمہیں چاہا ہے
میں نے تمہیں چاہا ہے

صحرا میں فضاؤں میں، اور شہر میں گاؤں میں
دلسوز نگاہوں میں، مقبول دعاؤں میں

میں نے تمہیں چاہا ہے
میں نے تمہیں چاہا ہے

Scanned by CamScanner

غزل

تعجب ہے جو میں خاموش ہوں مجھ پر عذاب آتا ہے
بیاں کرتا ہوں اپنا قصہ تو سبھوں کو خواب آتا ہے

ہوئی ہے اب سے ابتر بد سے بدتر قوم کی حالت
نصیحت گر کرے کوئی تو الٹا جواب آتا ہے

دیارِ بے وفا سے اس قدر نفرت ہوئی کیونکر؟
ورودِ شہر میں ظالم ! اب تو حجاب آتا ہے

نہیں معلوم قدرت کی یہ کیا حکمت ہے اۓ رستم
جو تڑپاتا ہے دل کو کیوں اسی کا خواب آتا ہے

Scanned by CamScanner

جوابیہ کلام

باطل تیری للکار سے کنپتا رہا ہر چند ‏ ‏ ‏ ‏ اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

معمار میں بنیاد میں پنہاں ہے تری قند ‏ ‏ ‏ ‏ اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

پلتا ہے یہاں علم بخارا و سمرقند ‏ ‏ ‏ ‏ اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

دیوبند نے پیغامِ نبیؐ عام کیا ہے،ہاں کام کیا ہے ‏ ‏ ‏ ‏ ہیں سب ہی تیرے حلقہ بگوشوں میں خرد مند

اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

امت میں جو پیدا تونے اُجیال کیا ہے،یہ کمال کیا ہے ‏ ‏ ‏ ‏ رضوی کے سگاں کے لیئے پھانسی کے ہیں وہ پھند

اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

اے قصرِ رضا اس پہ تو کیوں بھونک رہاہے،؟کیا تجھکو ہوا ہے؟ ‏ ‏ ‏ ‏ بنتے ہیں یہیں پر تیرے بگڑے ہوئے فرزند

اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

گستاخِ نبیؐ اور خدا جتنے ہیں اسوقت،مفرور ہیں بروقت ‏ ‏ ‏ ‏ میدانِ دلائل میں ہیں اب انکی زباں بند

ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

ابنائے رضا ہم پہ جو الزام لگائیں،میدان میں آئیں ‏ ‏ ‏ ‏ ہوجائیں گے پل بھر میں سلاسل کے وہ پابند

اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

محبوبِ خدا کا جو بھی رکھتے ہیں یہاں غم،تو جان لے رستم ! ‏ ‏ ‏ ‏ عشّاقِ نبیؐ ہیں وہی محبوبِ خداوند

اے ارضِ دیوبند اے ارضِ دیوبند

Scanned by CamScanner

مادرِ علمی تعلیم قرآں

مدرسہ تعلیم قرآں میرا دل اور جان ہے
اسکی شادابی کی خاطر جان و دل قربان ہے

خبصورت ہے عمارت دلنشیں، دلگیر ہے
دستِ حضرت بوالحسنؒ کی یہ حسیں تعمیر ہے

چاندنی شب ہو تو پھر مسجد ہے اسکی کیا حسیں
جیسے گپ اندھیریوں میں ہو کوئی ماہِ جبیں

درس ارو تدریس کا معیار ہے اعلی یہاں
طالبِ علم نبوت ہوتا ہے بالا یہاں

سرپرستی جنکی حاصل، ہیں وہ سہرابؔ و نسیمؔ
خیر خواہی کر رہے ہیں آج بھی بھائی وسیم

بھول نہ پائے کوئی جنکو، ہیں سلمانؔ و بلالؔ
یا خدا ان پر جہاں میں آئے نہ رنج و ملال

خامشی دل جیت لے جنکی، ہیں رضوانؔ و طفیلؔ
زہد و تقویٰ میں یگانہ ہیں میرے بھائی سہیلؔ

دل میں ہے سب کے بسا جو نام وہ نوشادؔ ہے
سیف و سرورؔ سے ہمارا دل بہت ہی شاد ہے

اہل عرفر پر خدا کا کیا بڑا احسان ہے
علم و فن آج انکی اک الگ ہی شان ہے

ہم بیاں کیسے کریں اے دوستو! فرقت کا غم
مضطرب ہے دل ہمارا اور سدا آنکھیں ہیں نم

الغرض! سب دوستوں سے ہے میری یہ التجا
خامہ فرسا سے سدا ملنے کی کرنا تم دعا

Scanned by CamScanner

الوداعی نظم تعلیمِ قرآن

میرے پیارے چمن،میرے پیارے چمن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

علم کا دین کا ایک مہتاب ہے، بوٹا بوٹا یہاں تجھ سے ہی شاد ہے
حق تعالیٰ کی ایسی ہے رحمت یہاں، جس سے سارا علاقہ ہی فیضاب ہے

اب کہاں پائیں گے تجھ سا دار و رسن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

مثلِ انجم یہاں جھلملاتے رہے، اپنے استاذ سے فیض پاتے رہے
سارے احباب کو ہم ہنساتے رہے، ان کے غمگیں دلوں کو لبھاتے رہے

آج ہمکو رلاتا ہمارا ہے من
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

شانِ اسلم تو یارو ! ہے سب پہ عیاں، انکی تعریف کیسے کریں ہم بیاں
اور عَبد الوحید علم میں طاق ہیں، درسِ شمشاد سے تھے سبھی شادماں

انکے چھٹنے سے لگتی ہے دل کو چبھن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

دستِ شفقت بھی رضوان کا مشہور تھا، نام و شہرت سے جو کہ بہت دور تھا
خود تو بھوکا رہا اور کھلایا ہمیں، سنتِ مصطفیٰ کا جو دستور تھا

بقیہ صفحہ ۳۰ پر

Scanned by CamScanner

بقیہ الوداعی نظم

درس اظہار سے ہم سبھی تھے مگن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

فیضِ عشرت سے ہوتے رہے مالال،انکے جیسا ہے ملنا بہت ہی محال
جہدِ اجمل خلیل قابلِ مدح ہے،اور وسیم و کمال صاحبِ باکمال

زندگی انکی ہو مثلِ سنبل سمن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

جتنے استاذ ہیں سب ہی ہیں مہرباں،انکی توصیف ہم کرسکیں نہ بیاں
انکی شفقت سے مسرور تھے ہم یہاں،اۓ خدا ان سے تو ہوجا راضی یہاں

عمر بھر انکا ہو ہم پہ سایہ فگن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

آۓ تھے ہم یہاں لےکے خوشیاں سبھی، جارہے آج ہم لٹ گئی ہر خوشی
یاد جب آئیگی انکی ہمکو کبھی،آنکھ برساۓ گی آنسوؤں کی لڑی

عمر بھر یاد رکھیں گے تجھکو چمن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

اۓ میرے دوستو ! معاف کرنا خطا،کامیابی ملے دل سے کرنا دعا
جب کبھی دل سے تم مانگنا بھی دعا،اس میں رستم کو بھی یاد رکھنا سدا

زندگی گر وفا کی تو ہو پھر ملن
چلدیئے چھوڑ کر تجھکو پیارے چمن

Scanned by CamScanner

جو کام تھا نہ کرنا وہ کام کر گئے
سارے جہاں میں مجھکو بدنام کرگئے

کارِ وفا بھلا کر گئے شہر سے میرے وہ
غمِ زندگی ہمیں وہ انعام کرگئے

محفل میں وہ بلا کر،غمِ زندگی سنا کر
رستمؔ کو آج رسوا سرِعام کرگئے

Scanned by CamScanner